از عدالت عظمی

اسٹیٹ آف یو۔ پی اور دیگران

بنام

رام کشور اور دیگران

31 اگست 1999

[جی ٹی۔ ناناوتی اور ایس این۔ پھکن، جسٹسز]

ملازمت کا قانون: عارضی تقرری کے دوران کارکردگی کے جائزے کی بنیاد پر ملازمت کی برطرفی — جواب دہندگان ڈیوٹی سے غیر حاضر پائے گئے — خدمات کو پچھلی تاریخ سے ختم کر دیا گیا — اس کی یقین دہانی پر کہ وہ غلطی نہیں کرے گا، نئی تقرری دی گئی — دوسری تقرری عارضی طور پر بغیر کسی نوٹس کے ختم کرنے کے تابع تھی — جواب دہندہ دوبارہ غیر حاضر، ڈیوٹی سے — خدمات اپنی دوسری تقرری کی قیود و ضوابط کے مطابق ختم کر دی گئیں — منعقد کی گئیں، ان کی خدمات کا خاتمہ قانونی طور پر برا نہیں تھا کیونکہ یہ ان کی کارکردگی کے جائزے کے نتیجے میں تھا جو تسلی بخش نہیں پایا گیا تھا — اس طرح، آرٹیکل 311 توضیعات متاثر نہیں ہوئیں — آئین ہند — آرٹیکل 311۔

مدعا علیہ نمبر 1 کو تربیت گزار ٹیوب ویل آپریٹر کے طور پر مقرر کیا گیا۔ ڈیوٹی سے غیر حاضر پائے جانے پر انہیں نوٹس بھیجا گیا اور ان کی خدمات اس تاریخ سے ختم کر دی گئیں جب وہ غیر حاضر رہے۔ اس نے برطرفی کے حکم کے خلاف درخواست دائر کی۔ اس کی طرف سے دی گئی یقین دہانی پر کہ وہ مستقبل میں کوئی غلطی نہیں کرے گا، اسے تین ماہ کے لیے نئی تقرری دی گئی جسے مزید تین ماہ کے لیے بڑھا دیا گیا۔ دوسری تقرری اس شرط سے مشروط تھی کہ اس کی ملازمت بغیر کسی پیشگی اطلاع کے ختم کی جا سکتی ہے۔ اس کے بعد، اسسٹنٹ انجینئر سے کہا گیا کہ وہ آگے کی کارروائی کے لیے مدعا علیہ نمبر 1 کے کام پر پیش رفت کی رپورٹ پیش کرے۔ جواب دہندہ نمبر 1 نے اپنے کام میں کوئی بہتری نہیں دکھائی اور بغیر کسی درخواست کے دوبارہ خود کو ڈیوٹی سے غیر حاضر کر دیا۔ اس لیے ان کی دوسری تقرری کی قیود و ضوابط کے مطابق ان کی خدمات ختم کر دی گئیں۔

مدعا علیہ نمبر 1 نے منسوخی کے دونوں احکامات کو چیلنج کیا اور ٹریبونل نے منسوخی کے حکم کو قانون کے مطابق غلط قرار دیا اور منسوخی کے حکم کو کالعدم قرار دے دیا۔ عدالت عالیہ نے ریاستی حکومت کی طرف سے دائر عرضی درخواستوں کو اس بنیاد پر خارج کر دیا کہ مدعا علیہ نمبر 1 کو کوئی پیشگی اطلاع نہیں دی گئی تھی اور اس لیے برطرفی قانون کے مطابق غلط تھی۔ اس لیے یہ اپیلیں۔

اپیلوں کی اجازت دیتے ہوئے عدالت نے

منعقد 1: دوسرے تقرری خط کے ذریعے، مدعا علیہ کو صرف تین ماہ کی مدت کے لیے خالصتاً عارضی بنیادوں پر مقرر کیا گیا تھا، بشرطیکہ

اسے بغیر اطلاع کے ختم کر دیا جائے؛اس لیے مدعا علیہ باقاعدہ سرکاری ملازمت میں نہیں تھا۔اس کے علاوہ،اس کی پوزیشن ایک تفتیش کار کی طرح تھی۔چونکہ اپیل کنندہ نے پایا کہ مدعا علیہ کی خدمات تسلی بخش نہیں تھیں اور اسی کے مطابق اس کی خدمات ختم کر دی گئیں،اس لیے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ منسوخی کا حکم قانون کے مطابق غلط تھا۔یہ حقیقت اس بات کو ثابت کرنے کے لیے کافی ہے کہ اعتراض شدہ حکم ایک عارضی سرکاری ملازم یعنی مدعا علیہ کے خاتمے کا آسان حکم تھا۔لہذا، آرٹیکل 311 کی شق کو راغب نہیں کیا جائے گا۔[D-F-154]

ڈی کے یادو بنام جے ایم اے انڈسٹریز،(1993) 3 جے ٹی 617اور اپٹرون بھارت لمیٹڈ بنام شمی بھان اور دیگر[1978]ایس سی سی538،ممتاز۔

ریاست یو۔پی بنام کوشل کشور شکلا،[1991] 1ایس سی سی691، پر انحصار کیا۔

جگدیش مٹر بنام یونین آف انڈیا،اے آئی آر(1964)449،حوالہ دیا گیا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1999:وغیرہ کی دیوانی اپیل نمبر4861۔

1997 کے سی۔ایم۔اے نمبر 81970میں الہ آباد عدالت عالیہ کے مورخہ آئی۔ڈی۔ 1 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کی طرف سے اے کے گوئل،ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل،یوپی اور اے مشرا

جواب دہندگان کے لیے آر بی مہروترا اور راجیش

عدالت کا فیصلہ اس کے ذریعے دیا گیا

فوکان،جسٹس ۔تاخیر معاف کی گئی۔اجازت دی گئی۔

عرضی درخواست(سی)نمبر7150 / 93میں الہ آباد عدالت عالیہ کے21.05.97of کے فیصلے اور حکم کے خلاف اور سی ایم اے نمبر 81970 / 97میں نظر ثانی درخواست میں 27.02.98 کے حکم کے خلاف بھی دو اپیلیں دائر کی گئی ہیں۔عدالت عالیہ نے یو پی پبلک سروس ٹریبونل،لکھنؤ کے ذریعے منظور کردہ 24.11.92 کے فیصلے اور حکم کو برقرار رکھا اور موجودہ اپیل گزاروں کی طرف سے دائر نظر ثانی درخواست کو بھی عدالت عالیہ نے مسترد کر دیا۔مدعا علیہ نمبر 1 رام کرشنا کو بلکوپ چالک ڈبلیو ای ایف 15.5.77 کے طور پر مقرر کیا گیا تھا۔چونکہ وہ چھٹی حاصل کیے بغیر اپنی ڈیوٹی سے غیر حاضر پایا گیا تھا اس لیے اسے 26.7.79 کا نوٹس دیا گیا اور پھر 6.8.79 کے ایک حکم نامے کے ذریعے اس کی خدمات 26.7.79 سے ختم کر دی گئیں۔مدعا علیہ نے مذکورہ بالا حکم کے خلاف

اتھارٹی کے سامنے نمائندگی دائر کی اور مدعا علیہ کی طرف سے دی گئی اس یقین دہانی پر کہ وہ مستقبل میں کوئی غلطی نہیں کرے گا، اسے 1.9.79 پر تین ماہ کے لیے اور پھر 18.12.79 پر تین ماہ کے لیے نئی ملاقات دی گئی۔ چونکہ مدعا علیہ نے اپنے کام میں بہتری نہیں لائی اور بغیر کسی درخواست کے دوبارہ ڈیوٹی سے غیر حاضر رہا، اس لیے اس کی خدمات کو 29.2.80 کے حکم کے ذریعے ختم کر دیا گیا۔ اس لیے انہوں نے ٹریبونل سے رجوع کیا اور اپنی خدمات ختم کرنے کے دونوں احکامات کو چیلنج کیا۔ ٹریبونل کے سامنے اپیل گزاروں کی طرف سے یہ دلیل دی گئی کہ مدعا علیہ کی تقرری خالصتاً عارضی بنیاد پر تھی اور اس کی خدمات بغیر کسی نوٹس کے کسی بھی وقت ختم کی جا سکتی ہیں۔ ٹریبونل کے سامنے یہ بھی دعویٰ کیا گیا کہ برطرفی کے متنازعہ حکم سے کوئی بدنما داغ نہیں پڑا اور اس کی خدمات سزا کے ذریعے نہیں بلکہ تقرری کی قیود و ضوابط کے مطابق ختم کی گئیں۔

ٹریبونل نے یہ نظریہ اختیار کیا کہ 6.8.79 کے اختتامی حکم کو 26.7.79 سے واپس اثر دیا گیا تھا یعنی اسے ماضی سے متعلق اثر کے ساتھ منظور کیا گیا تھا، اس لیے یہ حکم خراب تھا کیونکہ قانون میں اس کی اجازت نہیں تھی۔ اس لحاظ سے مذکورہ بالا منسوخی کا حکم الگ کر دیا گیا تھا۔ تاہم ٹریبونل نے یہ راحت نہیں دی کہ وہ 6.8.79 کے بعد بھی ملازمت میں رہے۔ 29.2.80 کے دوسرے منسوخی کے حکم کے حوالے سے ٹریبونل کا خیال تھا کہ یہ برطرفی کا آسان حکم نہیں تھا بلکہ یہ بدنما تھا کیونکہ یہ اس بنیاد پر منظور کیا گیا تھا کہ مدعا علیہ ایک غیر ذمہ دار ملازم تھا اور وہ غیر مجاز طور پر غیر حاضر تھا۔ چونکہ حکم منظور کرنے سے پہلے کوئی تفتیش نہیں کی گئی تھی، اس لیے ٹریبونل کی طرف سے منسوخی کے دوسرے حکم کو قانون کے لحاظ سے غلط قرار دیا گیا اور اسی کے مطابق ٹریبونل نے مدعا علیہ کی طرف سے دائر درخواست کی اجازت دی اور 6.8.79 اور 29.2.80 کے دونوں منسوخی کے احکامات کو کالعدم قرار دے دیا گیا۔

عدالت عالیہ کا خیال تھا کہ ٹیوب ویل آپریٹر کے عہدے پر مدعا علیہ ڈبلیو ای ایف 01.12.79 کی تقرری باقاعدہ اسٹیبلشمنٹ پر تھی۔ عدالت عالیہ نے یہ بھی ریکارڈ کیا کہ اپیل گزاروں کے مطابق مدعا علیہ نے اپنی کارکردگی میں کوئی بہتری نہیں کی اور غیر ذمہ دار ہونے کی وجہ سے کام میں عدم موجودگی کی وجہ سے اس کی خدمات ختم کر دی گئیں۔ ان حقائق پر عدالت عالیہ نے ڈی کے یادو بنام جے ایم اے انڈسٹریز، (1993) 3 جے ٹی 617 میں اس عدالت کے فیصلے پر بھروسہ کرتے ہوئے فیصلہ دیا کہ بغیر چھٹی کے غیر حاضری ایک بدانتظامی ہے اور اس لیے، چونکہ مدعا علیہ کو کوئی موقع نہیں دیا گیا تھا، اس لیے برطرفی قانونی طور پر غلط تھی اور اسی کے مطابق موجودہ اپیل گزاروں کی طرف سے دائر عرضی درخواست کو مسترد کر دیا گیا۔

ہم نے مسٹر اے کے گوئل، یوپی کے فاضل ایڈیشنل ایڈوکیٹ جنرل اور مسٹر آر بی مہروترا، فریقین کے فاضل وکیل کو سنا ہے۔

مدعا علیہ کے ماہر وکیل نے ہماری توجہ 2.5.77 کے خط کی طرف مبذول کرائی ہے اور زور دیا ہے کہ مدعا علیہ کو ٹیوب ویل آپریٹر کے عہدے کے لیے انتخابی کمیٹی کے ذریعے منتخب کیے جانے کے بعد باقاعدہ بنیاد پر مقرر کیا گیا تھا، اس لیے یہ باقاعدہ تقرری تھی اور عارضی نہیں جیسا کہ اپیل گزاروں نے دعویٰ کیا ہے۔ اسی خط کو پڑھنے پر ہم دیکھتے ہیں کہ مدعا علیہ کو" ٹریننگ ٹیوب ویل آپریٹر" کے طور پر منتخب کیا گیا تھا اور مذکورہ خط کی شرط نمبر 10 واضح طور پر اس بات کی نشاندہی کرتی ہے کہ مدعا علیہ کی خدمات کو بغیر اطلاع کے کسی بھی وقت ختم کیا جا سکتا ہے۔ لہٰذا، علمی وکیل کی یہ دلیل کہ مدعا علیہ کو باقاعدگی سے ٹیوب ویل آپریٹر کے طور پر مقرر کیا گیا تھا، پائیدار نہیں ہے۔

ریکارڈ سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ دوسری تقرری جس کی تاریخ 18.12.79 ہے، ایگزیکٹو انجینئر، سول ڈویژن، الہ آباد کی طرف سے جاری کردہ ایک دفتری حکم ہے جس میں مدعاعلیہ کو خالصتاً عارضی بنیاد پر ٹیوب ویل آپریٹر کے طور پر اس شرط کے ساتھ مقرر کیا گیا ہے کہ اس کی خدمات کو بغیر کسی پیشگی اطلاع کے ختم کیا جا سکتا ہے۔ خط کی ایک کاپی اسسٹنٹ انجینئر کو بھیجی گئی تھی جس میں کہا گیا تھا کہ وہ مدعا علیہ کی کام کرنے کی صلاحیت کی پیشرفت رپورٹ پیش کرے تاکہ ایگزیکٹو انجینئر مستقبل کی کارروائی کے بارے میں فیصلہ لے سکے۔ مذکورہ بالا بیان کردہ شرط کے پیش نظر اسسٹنٹ انجینئر کو مدعاعلیہ کے کام کی کارکردگی کے بارے میں رپورٹ کرنے کی ہدایت کرتے ہوئے، ہماری رائے ہے کہ یہ ایک واضح خالی جگہ پر باقاعدہ تقرری نہیں تھی، بلکہ یہ تین ماہ کی مدت کے لیے عارضی تقرری تھی اور اس مدت کے دوران اس کی پیشرفت ظاہر کرنے پر اسے مشروط بنایا گیا تھا۔ یہ تقرری 1.9.79 سے نافذ ہونی تھی کیونکہ مدعاعلیہ اس تاریخ سے ٹیوب ویل آپریٹر کے طور پر کام کر رہا تھا۔ اختتامی تاریخ کے دوسرے حکم نامے میں یہ درج کیا گیا تھا کہ غیر ذمہ دار ہونے کی وجہ سے کام میں کوئی بہتری نہ ہونے کی وجہ سے محکمہ میں مدعاعلیہ کی خدمات کی ضرورت نہیں تھی اور اس لیے اسے فوری طور پر ختم کر دیا گیا۔

لیکن جیسا کہ پہلے کہا گیا ہے، ٹریبونل نے یہ راحت نہیں دی تھی کہ وہ 6.8.79 کے بعد بھی ملازمت میں رہے۔ مدعاعلیہ نے اپنی نئی مامور قبول کر لی تھی اور اس لیے اسے نئے مقرر کردہ کے طور پر ماننا پڑا۔ ٹریبونل نے بھی اسی بنیاد پر کارروائی کی تھی۔ لہذا، اس کی سابقہ تقرری کی نوعیت اور منسوخی کے حکم کی صداقت پر مزید غور کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔

اب سوال یہ ہے کہ کیا مدعاعلیہ کی خدمات ختم کی جا سکتی ہیں کیونکہ اس نے کام میں کوئی بہتری نہیں کی اور مزید وہ کام سے غیر حاضر پایا گیا؟ تقرری کے خط سے ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ مدعاعلیہ کی دوسری تقرری 3 ماہ کی مدت کے لیے تھی اور یہ بھی عدالت عالیہ کا نتیجہ ہے۔

عدالت عالیہ نے ڈی کے یادو (سوپرا) کے فیصلے پر بھروسہ کیا۔ یہ ایک صنعتی ادارے میں مستقل احکامات کی بنیاد پر خدمات کے خاتمے کا معاملہ تھا۔ لہذا، ہماری رائے میں اس معاملے کا تناسب مدعاعلیہ کے معاملے پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

ہماری توجہ جگدیش مٹر انڈیا دی یونین آف انڈیا، اے آئی آر (1964) 449 میں اس عدالت کے پانچ ججوں کی بنچ کے فیصلے کی طرف مبذول کرائی گئی ہے۔ بنچ نے قانون کی طے شدہ پوزیشن کو دہرایا ہے کہ آرٹیکل 311 کا تحفظ نہ صرف مستقل عوام کے ذریعے کیا جا سکتا ہے۔ ملازمین، بلکہ سرکاری ملازمین کے ذریعہ بھی جو عارضی ملازمین، یا پروبیشنرز کے طور پر ملازم ہیں اور اسی طرح، اگر کسی ایسے حکم کے ساتھ پیش کیا جائے جس کے ذریعے اس کی خدمات کو ختم کیا جاتا ہے، اور حکم مبہم طور پر اس بات کی نشاندہی کرتا ہے کہ مذکورہ برطرفی اس سزا کا نتیجہ ہے جس پر عائد کی جانے کی کوشش کی گئی ہے۔ وہ آرٹیکل 311 کے تحفظ کا مطالبہ کر سکتا ہے اور یہ دعوی کر سکتا ہے کہ آرٹیکل 311(2) کی لازمی دفعات پر عمل نہیں کیا گیا ہے۔ کسی عارضی سرکاری ملازم کی خدمات کو ختم کرنے کے مناسب اتھارٹی کے اختیارات کے بارے میں یہ خیال کیا گیا تھا کہ وہ یا تو اسے معاہدہ کی شرائط یا متعلقہ قاعدے کے تحت اپنے اختیارات استعمال کرنے کے ارادے سے فارغ کر سکتا ہے اور اس صورت میں یہ ایک سیدھا اور سیدھا معاملہ ہوگا۔ بری اور اس سے زیادہ کچھ نہیں اور اس لیے آرٹیکل 311 نافذ نہیں ہوتا۔ اتھارٹی اپنے اختیار کے تحت کسی عارضی ملازم کو برطرف کرنے اور برطرفی کا حکم بھی دے سکتی ہے اور ایسی صورت

میں آرٹیکل 311 لاگو ہوگا اور اس کے لیے باقاعدہ محکمانہ انکوائری کی ضرورت ہوگی۔ بینچ کی رائے میں عارضی سرکاری ملازم کو مہلت پر فارغ کرتے ہوئے بعض اوقات صرف یہ معلوم کرنے کے لیے انکوائری کرنی پڑتی ہے کہ مہلت پر موجود عارضی ملازم کو ملازمت پر برقرار رکھا جائے یا نہیں اور ایسی صورت میں ایسا سرکاری ملازم نہیں ہوگا۔ آرٹیکل 311 کے تحفظ کا حقدار ہے کیونکہ انکوائری صرف اس شخص کی مناسبیت جاننے کے لیے کی گئی تھی اور اس میں تعزیری کارروائی کا کوئی عنصر نہیں تھا۔

اپیل گزاروں کے فاضل وکیل نے ریاست اتر پردیش اور دیگر بنام کوشل کشور شکلا، [1991] 1 ایس سی سی 691 میں ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ اس عدالت نے دیگر باتوں کے ساتھ یہ فیصلہ دیا کہ ایک عارضی سرکاری ملازم کو اس عہدے پر فائز ہونے کا کوئی حق نہیں ہے اور جہاں مجاز اتھارٹی مطمئن ہے کہ کسی عارضی ملازم کا کام اور طرز عمل تسلی بخش نہیں ہے یا اس کی نامناسبیت، بدانتظامی یا نااہلی کی وجہ سے خدمت میں اس کا تسلسل مفادِ عامہ میں نہیں ہے، تو وہ یا تو اس کی خدمات کو ملازمت کی قیود و ضوابط یا متعلقہ قواعد کے مطابق ختم کر سکتی ہے یا وہ عارضی سرکاری ملازم کے خلاف تعزیری کارروائی کرنے کا فیصلہ کر سکتی ہے۔ مزید کہا گیا ہے کہ اگر کسی عارضی سرکاری ملازم کی خدمات سروس کی قیود و ضوابط کے مطابق ختم کر دی جاتی ہیں تو وہ کسی بھی برے نتائج کے ساتھ اس کا سامنا نہیں کرے گا۔ اگر کریکٹر رول اندراجات پر غور کرنے پر یا کسی ملازم کے خلاف لگائے گئے الزامات پر ابتدائی تحقیقات کی بنیاد پر، مجاز اتھارٹی مطمئن ہے کہ ملازم اس خدمت کے لیے موزوں نہیں ہے جس کے بعد عارضی ملازم کی خدمات ختم کر دی جاتی ہیں، تو اس طرح کے برطرفی کے حکم میں کوئی رعایت نہیں لی جا سکتی۔ تاہم، اگر مجاز اتھارٹی تعزیری کارروائی کرنے کا فیصلہ کرتی ہے تو وہ آرٹیکل 311(2) کے مطابق چارج تشکیل دے کر اور سرکاری ملازم کو موقع دے کر باضابطہ تحقیقات کر سکتی ہے جو عارضی سرکاری ملازم پر لاگو ہوتا ہے۔

مدعا علیہ کے فاضل وکیل نے اپٹرون انڈیا لمیٹڈ بنام شمی بھان اور دیگر [1978] ایس سی سی 538 کے معاملے کی طرف ہماری توجہ مبذول کرائی ہے۔ یہ ڈیوٹی سے غیر مجاز غیر حاضری کا معاملہ تھا اور وہ بھی کسی صنعتی ادارے کے معاملے میں۔ ملازمین کی خدمات کے بارے میں مزید تفصیلات کی باضابطہ طور پر تصدیق کی گئی۔ مذکورہ بالا حقائق کے تحت یہ تناسب ہاتھ میں موجود معاملے پر لاگو نہیں ہوتا ہے۔

جیسا کہ ہم پہلے ہی کہہ چکے ہیں، دوسرے تقرری خط کے ذریعے، مدعا علیہ کو صرف تین ماہ کی مدت کے لیے خالصتاً عارضی بنیادوں پر مقرر کیا گیا تھا، بشرطیکہ اسے بغیر اطلاع کے ختم کر دیا جائے، اس لیے ہم اس نتیجے پر پہنچتے ہیں کہ مدعا علیہ باقاعدہ سرکاری ملازمت میں نہیں تھا۔ اس کے علاوہ، ان کی پوزیشن ایک پروبیشنر کی طرح تھی۔ چونکہ مدعا علیہ کی خدمت کی مدت کے دوران اتھارٹی نے پایا کہ مدعا علیہ کی خدمات تسلی بخش نہیں تھیں اور اسی کے مطابق اسے ختم کر دیا گیا، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ منسوخی کا حکم قانون کے مطابق غلط تھا۔ یہ حقیقت یہ ماننے کے لیے کافی ہے کہ اعتراض شدہ حکم ایک عارضی سرکاری ملازم یعنی مدعا علیہ کے خاتمے کا ایک آسان حکم تھا۔ لہذا، آرٹیکل 311 توضیعات کو راغب نہیں کیا جائے گا۔

اس کے مطابق، موجودہ اپیلوں کی اجازت دی جاتی ہے اور عدالت عالیہ کے ساتھ ساتھ ٹریبونل کے اعتراض شدہ احکامات کو بھی کالعدم قرار دیا جاتا ہے۔

اخراجات کے حوالے سے کوئی آرڈر نہیں۔

این جے

اپیلوں کی منظوری دی جاتی ہے۔

Meraj U Din Sofi
2024.10.09 17:20
I am the author of this
document